السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے شوکت علی لکھتے ہیں کہ ہم روزانہ شہر سے باہر کام کرنے کےلئے جاتے ہیں وہ تقریباً 9 میل سے زائد سفر ہے۔ ڈیوٹی کے دوران جو نماز آئے گی اسے کیسے ادا کریں، نیز اپنے سسرال کے ہاں نماز کیسے ادا کی جائے گی جبکہ اس کا فاصلہ 9 میل سے زائد ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ سسرال کا گھر اپنا ہی گھر ہوتا ہے، لہٰذا نماز پوری پڑھی جائے، راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ محنت ومزدوری کےلئے روزانہ اتنی مسافت پر جاتے ہیں کہ جہاں نماز قصر کی جاسکتی ہے وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں، ایسے لوگ شرعاً مقیم نہیں ہیں بلکہ مسافر ہیں اور ان پر سفر کے احکام لازم ہوں گے، لہٰذا احادیث نبویہ اور آیات قرآنیہ عام ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دائم السفر کو بھی قصر کرنا چاہیے، اسی طرح وہ تجارت پیشہ حضرات جو تجارت کےلئے ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا کہ میں تجارت پیشہ ہوں اور اپنے کاروبار کےلئے ہمیشہ بحرین کا سفر کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو رکعت یعنی نماز قصر ادا کرنے کا حکم دیا) مصنف ابن ابی شیبہ 448/2:)

یہ روایت اگرچہ مرسل ہے تاہم عمومات کی تائید کےلئے اسے پیش کیا جاسکتا ہے چونکہ صورت مسئولہ میں مزدوری کرنے والوں کا سفر تقریباً 9 میل ہے، لہٰذا اتنی مسافت پر قصر کی جاسکتی ہے جیسا کہ یحییٰ بن یزید نامی ایک تابعی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز کے متعلق دریافت کیا کہ اسے کتنی مسافت پر قصر کرنا چاہیے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا حوالہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر نکلتے تو نماز قصر کرتے۔ (صحیح مسلم : حدیث نمبر 1583)

محدثین کرام نے تین فرسخ کو ترجیح دی ہے اور فرسخ لفظ فارسی فرسنگ کا معرب ہے جو تین میل کا ہوتا ہے، اس لحاظ سے تین فرسنگ نو میل کے ہوں گے، نیز اگر آدمی کے سسرال اتنی مسافت پر ہوں جہاں نماز قصر کی جاسکتی ہے تو اسے اپنے سسرال کے ہاں بھی قصر کرنی چاہیے، بعض اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ''جو شخص کسی شہر میں شادی کرے اسے وہاں مقیم جیسی نماز پڑھنی چاہیے۔'' (مسند امام احمد : 62/1)

(لیکن یہ روایت قابل حجت نہیں ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں : '' یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیوں کہ اس میں انقطاع ہے اور اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو قابل حجت نہیں۔ (فتح الباری : 2/570

(اس کی سند میں عکرمہ بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔ (نیل الاوطار : 4/130

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں نماز قصر کی ہے حالانکہ آپ کے سسرال مکہ مکرمہ میں تھے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے، ان کی لخت جگر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی لیکن اس کے باوجود وہاں نماز کو قصر کے بغیر ادا کرنے کا کہیں ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو سسرال کے ہاں نماز قصر پڑھنی چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:140